REGD No. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۱۶

یوم چہارشنبہ ۲ ذی الحج ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۸/۱۳ ۱۰ احسان ۱۳۳۸ھش ۱۰ جون ۱۹۵۹ء نمبر ۱۳۶

جلسہ تقسیم اسناد و انعامات

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا جلسہ تقسیم اسناد و انعامات انشاء اللہ العزیز ۱۴ جون ۱۹۵۹ء کو بروز اتوار علی الصبح منعقد ہوگا۔ بی۔ اے اور بی ایس سی کے امتحان منعقدہ ۱۹۵۸ء میں تعلیم الاسلام کالج کی طرف سے شریک ہو کر کامیاب ہونے والے طلباء نیز انعامات و کلرز وغیرہ حاصل کرنے والے طلباء ۱۳ جون کو یہاں پہنچ جائیں۔ تاکہ ۶ بجے شام ریہرسل میں شریک ہو سکیں گاؤن اور ہڈ کالج آفس سے کرائے پر لے سکیں گے۔

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاعات

نقرس کی تکلیف میں تو کمی ہے۔ لیکن بے چینی اور اعصابی کوفت کی شکایت ہے

(از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب مری)

(۱) مری ۸ جون ۱۹۵۹ء۔ (بذریعہ فون موصولہ سوا تین بجے بعد دوپہر):۔

کل راولپنڈی سے بذریعہ کار روانہ ہو کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۱/۲ ۸ بجے صبح اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت مری پہونچ گئے۔ راستہ میں طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے مری کی ٹھنڈ نے حضور کی طبیعت پر عام طور پر اچھا اثر ڈالا ہے۔ چنانچہ کل دن میں حضور کافی دیر تک کرسی پر بیٹھے رہے۔ اور چند قدم چلے بھی۔ شام کے وقت کچھ گھبراہٹ اور بے چینی شروع ہوگئی۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلد دور ہوگئی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اور آج صبح طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل اور رحم کے ساتھ حضور کو جلد از جلد کامل شفا عطا فرما کر کام والی بے حد لمبی زندگی عطا فرمائے۔ اور آئندہ ہر قسم کی بیماری سے ہمارے امام کو محفوظ رکھے آمین ثم آمین

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد۔ بوقت ۱/۲ ۹ بجے صبح۔ مری ۸ جون ۱۹۵۹ء

(۲) مری ۹ جون ۱۹۵۹ء (بذریعہ فون):۔

کل صبح سے ۱۲ بجے تک حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت عام طور پر بہتر رہی۔ مگر اس کے بعد سے رات تک بے چینی اور گھبراہٹ کی تکلیف بار بار ہوتی رہی جو کہ فکر کا باعث ہے۔ نقرس کی تکلیف خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کم ہے۔ شروع رات نیند آگئی۔ مگر رات کے آخری حصہ میں آنکھ کھل گئی۔ اور صبح تک نیند نہ آئی اس کے باعث بے چینی اور اعصابی کوفت کی تکلیف ہے۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ اور درد دل سے حضور اقدس کی کامل شفایابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد۔ بوقت ۱/۲ ۸ بجے صبح۔ مری ۹ جون ۱۹۵۹ء

مکرم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کی علالت

ربوہ ۹ جون۔ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کو ہفتہ عشرہ سے بخار کی شکایت ہے۔ پہلے تو بخار کبھی اتر جاتا تھا۔ لیکن تین روز سے مسلسل بخار ہے۔ غذا بھی اندر نہیں جاتی۔ کل بہت زیادہ ضعف ہو گیا تھا۔ اور غنودگی کی حالت تھی۔ گلوکوز کے انجکشن کے باوجود کوئی فرق نہیں پڑا۔ غنودگی کی کیفیت اب بھی بدستور ہے۔ احباب جماعت کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

میزائل کے ذریعہ ڈاک بھیجی گئی

واشنگٹن ۹ جون۔ امریکی محکمہ ڈاک نے میزائل کے ذریعہ ڈاک بھیجنے کا کامیاب تجربہ کیا ہے۔ اس مقصد کے لئے بحر اوقیانوس میں ایک آب دوز کشتی سے ریگولس میزائل چھوڑا گیا۔ جو فلوریڈا کے ہوائی اڈے پر اترا۔ میزائل کے ذریعہ تین ہزار خطوط بھیجے گئے تھے۔ جو صحیح سلامت منزل مقصود پر پہونچ گئے۔

انسان کو خلا میں لے جانے والا راکٹ

کیلے فورنیا ۹ جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ انسان کو خلا میں لے جانے اور وہاں سے واپس لانے کے لئے جو راکٹ تیار کیا گیا ہے۔ آج پہلی بار اس کی پرواز کا تجربہ کیا گیا۔ جو کامیاب رہا۔

— لاہور ۹ جون۔ صدر مملکت جنرل محمد ایوب خان نے آج وادی کاغان میں بالاکوٹ کے پل کی رسم افتتاح ادا کی۔ دریائے کنہار کے اس پل کی تکمیل سے وادی کاغان میں بھاری گاڑیوں کی آمد و رفت کا بندوبست ہو گیا ہے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی۔

خطبہ عید الاضحیہ

عید الاضحیہ بڑی شاندار عید ہے جس کی مثال دنیا میں اور کہیں نہیں ملتی

اگر سب مسلمانوں کے اندر ابراہیمی روح پیدا ہو جائے تو دنیا کی کوئی طاقت ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی

عید مناؤ لیکن اس طرح جس طرح خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے پھر تم دیکھو گے کہ خدا تعالیٰ کی برکتیں کس طرح نازل ہوتی ہیں۔

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۹ رجولائی ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

(یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ ہے جو عید الاضحیہ کی تقریب سعید پر ← ادارہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج عید الاضحیہ ہے یعنی قربانیوں کی عید کا دن۔ یوں تو اس عید پر مسلمانوں میں سے صاحب توفیق لوگ بھی بہت کم قربانی کرتے ہیں۔ سوائے حج کے کہ اس موقعہ پر میں نے دیکھا ہے۔ بڑی کثرت کے ساتھ۔ قربانیاں کی جاتی ہیں۔ لیکن یہ عید عید الاضحیہ اس طرح ہو گئی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کروڑوں کی تعداد میں امت ملی۔ چنانچہ کہتے ہیں۔ اس وقت مسلمانوں کی تعداد ۶۰ کروڑ ہے۔ اگر ان ساٹھ کروڑ مسلمانوں میں سے فی کروڑ ایک مسلمان بھی سنت رسول پر صحیح طور پر عمل کرنے والا ہو۔ تو ۶۰ آدمی قربانی کرنے والے نکل آتے ہیں۔ اور اگر لاکھ میں سے ایک آدمی سنت رسول پر عمل کرنے والا ہو تو ۶۰۰۰ مسلمان قربانی کرنے والا نکل آتا ہے اور اسی طرح یہ عید حقیقی معنوں میں عید الاضحیہ بن جاتی ہے۔ گویا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس عید کا نام عید الاضحیہ رکھ کر بتایا کہ آپ کی امت کو خدا تعالیٰ اس قدر بڑھائے گا کہ اگر ان میں سے اس موقعہ پر بہت کم قربانی کرنے والے لوگ ہوں۔ تب بھی ان کی قربانیاں ایک بہت بڑا مجموعہ ہو جائیں گی پس

یہ عید بڑی شاندار عید

ہے جس کی مثال دنیا میں اور کہیں نہیں ملتی۔ اس موقعہ پر لوگ بکروں اور دنبوں کی قربانیاں کرتے ہیں۔ لیکن قرآن کریم فرماتا ہے:۔

لن ینال اللہ لحومھا
ولا دماءھا ولکن ینالہ
التقوی منکم (حج ع ۵)

اللہ تعالیٰ کو ان قربانیوں کا گوشت اور خون نہیں پہونچتا۔ بلکہ قربانی کرنیوالوں کا تقویٰ پہونچتا ہے۔ پس اصل قربانی وہ ہے جو انسان اپنی اور اپنے اہل وعیال کی پیش کرے۔ اور یہی وہ سبق ہے۔ جو عید الاضحیہ ہمیں سکھاتی ہے چنانچہ دیکھ لو۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت ہاجرہؓ کو ایک بے آب وگیاہ جنگل میں چھوڑ آئے۔ تو گو وہ خود اس جنگل سے باہر چلے گئے لیکن ان کی قربانی یہ تھی۔ کہ انہوں نے اپنی بیوی اور اکلوتے بچے کی جدائی کا دکھ اٹھایا اور بیوی کی یہ قربانی تھی۔ کہ اس نے اپنے خاوند کی جدائی کا دکھ اٹھایا۔ اور اپنے بیٹے کا دکھ دیکھا۔ اور بیٹے کی قربانی یہ تھی کہ وہ اپنی مرضی سے ایک ایسے جنگل میں بس گیا جہاں دور دور تک انسان نظر نہیں آتا تھا۔ اور اس نے نہ صرف خود

پیاس اور بھوک کی تکلیف

اٹھائی۔ بلکہ ماں اور باپ کا دکھ بھی دیکھا۔ پس وہ قربانی کسی ایک فرد کی نہیں تھی۔ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ایک بے آب وگیاہ جنگل میں چھوڑ کر کی۔ بلکہ درحقیقت وہ سارے خاندان کی قربانی تھی۔ میں سمجھتا ہوں۔ اگر فی الواقعہ آج ہر مسلمان ان معنوں میں عید منانے لگ جائے۔ اور وہ دنبوں اور بکروں کی قربانی کے ساتھ ساتھ اپنی اور اپنے بیٹوں کی قربانی بھی کرنے لگ جائے۔ تو دنیا کی کوئی طاقت انہیں تباہ نہیں کر سکتی۔ دیکھو سکھوں نے اپنے زمانہ حکومت میں پشاور پر قبضہ کر لیا تھا۔

حضرت سید احمد صاحب بریلوی

نے جو تیرھویں صدی کے مجدد تھے۔ سید اسمٰعیل صاحب شہید کو اس پر دوبارہ قبضہ کرنے کے لئے مقرر کیا۔ چنانچہ وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ پشاور کی طرف بڑھے۔ سکھوں کے پاس توپیں تھیں۔ مسلمانوں کے پاس نہیں تھیں۔ جب مسلمان سامنے کھڑے ہوئے۔ تو لوگ کہنے لگے۔ یہ کیا مقابلہ کریں گے۔ بلکہ بعض نے تو یہاں تک کہا کہ یہ لوگ بے وقوف ہیں جو توپوں کے سامنے کھڑے ہو گئے ہیں۔ اس وقت کی جنگ آجکل کی جنگ کی طرح زیادہ خطرناک نہیں ہوتی تھی۔ اس وقت توپ کا گولہ اگرچہ کئی کئی من کا ہوتا تھا۔ مگر وہ ایک ہی جگہ پڑتا تھا۔ اور آجکل کے گولوں کی طرح پھیل کر زیادہ نقصان نہیں پہنچاتا تھا۔ سید اسمٰعیل صاحب شہید نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ کہ اگر تم متفرق طور پر کھڑے ہوئے تو توپ کا گولہ زیادہ سے زیادہ تم میں سے ایک کو مارے گا۔ اس لئے تم ایک دوسرے سے کندھا لگا کر کھڑے نہ ہو۔ بلکہ آپس میں دس دس گز کا فاصلہ رکھو۔ اور دشمن کی طرف اس طرح بڑھو کہ جوں جوں تم دشمن کے قریب ہوتے جاؤ۔ تمہارا درمیانی فاصلہ کم ہوتا جائے۔ اور جب تم دشمن کے بالکل قریب پہونچ جاؤ۔ تو یکدم حملہ کر کے اس کی توپوں پر قبضہ کر لو۔ ان لوگوں میں

اطاعت کا مادہ

بہت زیادہ تھا۔ انہوں نے سید اسمٰعیل صاحب شہید کی ہدایات کے ماتحت آپس میں دس دس گز کا فاصلہ رکھ کر قلعہ کی طرف بڑھنا شروع کیا۔ فاصلہ زیادہ ہونے کی وجہ سے دشمن کے گولے انہیں زیادہ نقصان نہیں پہنچاتے تھے۔ زیادہ سے زیادہ وہ ایک آدمی کو اپنی زد میں لیتے تھے اور باقی محفوظ رہتے تھے۔ غرض مسلمان اسی طرح آگے بڑھتے گئے۔ اور جوں جوں دشمن کے قریب ہوتے گئے۔ ان کا فاصلہ کم ہوتا گیا جب وہ توپ خانہ کے بالکل قریب پہونچے تو یکدم حملہ کر کے انہوں نے توپچیوں کو توپوں کے دہانے سکھوں کی طرف پھیر دینے پر مجبور کر دیا۔ اس طرح سکھوں کی توپیں سکھوں پر ہی چلیں۔ اور پشاور پر مسلمانوں نے قبضہ کر لیا۔ اب دیکھو جو کچھ ہوا قومی قربانی کا ہی نتیجہ تھا۔ ورنہ مسلمان خالی ہاتھ تھے۔ اور دشمن مسلح تھا۔ اور اس کے مقابلہ میں ان کی ظاہری طور پر کوئی حیثیت نہیں تھی۔ صرف اتنی بات تھی کہ وہ لوگ مرنا جانتے تھے۔ جس کی وجہ سے انہوں نے فتح حاصل کر لی۔ اسی طرح پٹھانوں میں بھی بڑی جرأت اور دلیری پائی جاتی ہے۔ اور اس کی وجہ بھی یہی ہے۔ کہ وہ مرنا جانتے ہیں۔ پٹھان لڑتے تھے۔ تو بعض دفعہ انگریزی فوج پر حملہ کر کے ان کی رائفلیں تک چھین کر لے جاتے تھے۔ جب نادر شاہ نے سرحد پر حملہ کیا۔ تو نادر شاہ کے پیچھے آتے اور مرتے جاتے۔ یہاں تک کہ وہ علاقہ فتح کر لیتے۔ میں نے ان دنوں

ایک خواب دیکھی

کہ ایک انگریز میرے پاس آیا ہے۔ اور اس نے کہا ہے کہ سرحد پر پٹھانوں کی طرف سے حملے ہو رہے ہیں۔ اور نہ بڑی سختی سے حملہ کرتے ہیں۔ کیا اسلام میں یہ بات جائز ہے کہ اگر کوئی دشمن ہمارے کسی آدمی کو مارے اور اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ تو اس کے مقابلہ میں بھی ان کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک کیا جائے۔ میں نے کہا ہاں قرآن کریم میں جزاؤ سیئۃ سیئۃ مثلھا آتا ہے۔ یہ مسئلہ تو فقہی طرز کا تھا جو میں نے خواب میں بتایا۔ لیکن

خواب کا دوسرا حصہ

نہایت اہم تھا۔ مجھے خواب میں بتایا گیا۔ کہ اگر انگریزوں نے اس محاذ پر اپنے چوٹی کے افسر نہ بھیجے۔ تو انہیں شکست ہو گی۔ اتفاق کی بات ہے کہ میں کچھ عرصہ کے بعد شملہ گیا۔ وہاں گورنمنٹ آف انڈیا کے ہوم سیکرٹری نے مجھے چائے پر بلایا۔ اس وقت

مسٹر کریرا ہوم سیکرٹری تھے۔ جو وائسرائے ہند کے رشتہ دار تھے۔ اس موقع پر سر ولیم بھی آئے ہوئے تھے۔ جو انگریزی فوج کے چیف آف دی جنرل سٹاف تھے۔ ان کا ایک بھائی اس وقت بادشاہ انگلستان کا پرائیویٹ سیکرٹری تھا۔ باتوں باتوں میں اس خواب کا ذکر آ گیا جو مَیں نے اوپر بیان کی ہے۔ تو سر ولیم بے اختیار بول اُٹھے کہ آپ کی

رُؤیا بالکل درست ہے

اور مَیں اس کا گواہ ہوں۔ مَیں ان دنوں اس فوج کا کمانڈر تھا جو پٹھانوں سے لڑ رہی تھی۔ ایک دن پٹھان فوج ہمیں دھکیل کر اتنا پیچھے لے گئی۔ کہ ہماری شکست میں کوئی شبہ باقی نہ رہا۔ اور ہمیں مرکز کی طرف سے یہ احکام موصول ہو گئے کہ فوجیں واپس لے آؤ۔ چنانچہ ہم نے اپنا سامان ایک حد تک واپس بھی بھجوا دیا تھا۔ لیکن اتفاق ایسا ہوا کہ پٹھان فوج کو ہماری فوجی طاقت کے متعلق غلطی لگ گئی اور وہ آگے نہ بڑھی۔ اگر وہ آگے بڑھتی تو افغان فوج ڈیرہ اسماعیل خان تک ہمیں دھکیل کر لے آتی۔ سر ولیم نے بتایا کہ پٹھانوں کے جتھے ہمارے مقابلہ پر آتے۔ تو وہ مرتے چلے جاتے۔ اور اس وقت تک یہ سلسلہ جاری رہتا جب تک کہ وہ اس علاقہ کو فتح نہ کر لیتے۔ آخر ہمیں حکم ہوا کہ اپنی فوجیں پیچھے لے جاؤ۔ نادر شاہ بہت ہوشیار جرنیل تھا۔ اس نے قبائلیوں کو اکٹھا کر کے ان کی تنظیم کر لی تھی۔ یہ لوگ چاروں طرف سے پہاڑوں سے بارش کی طرح اُترتے اور انگریزی فوج کے سپاہیوں کو مارتے چلے جاتے۔ اور تھوڑے سے ہی عرصہ میں انگریزوں کی لاشیں ان کے پاس ہوتیں۔ جس کی وجہ سے ان کا مقابلہ کرنا انگریزوں کے لئے مشکل ہو گیا۔ اب دیکھو یہ قربانی کا ہی نتیجہ تھا کہ ناتجربہ کار لوگ مسلح فوج پر غالب آ گئے۔ اسی طرح اگر سب مسلمانوں کے اندر

ابراہیمی روح

پیدا ہو جائے۔ تو دنیا کی کوئی طاقت ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

عید الاضحیہ ہمارے اندر اسی قسم کا نمونہ پیدا کرنا چاہتی ہے۔ اگر ہم ابراہیمی روح اپنے اندر پیدا کر لیں اور پاکستانی خدا تعالیٰ کی راہ میں مرنا قبول کر لیں تو وہ یقیناً دنیا پر غالب آ سکتے ہیں۔ لیکن شرط یہی ہے کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس بات کی کوئی پرواہ نہ کی کہ میری بیوی اور بیٹے کا کیا بنے گا۔ اسی طرح پاکستانی یہ خیال نہ کریں کہ اگر وہ مر گئے تو اُن کے بعد ان کے بیوی بچوں کا کیا حال ہوگا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب خدا تعالیٰ نے اپنی بیوی اور اکلوتے بیٹے کو ایک بے آب گیاہ جنگل میں چھوڑنے کا حکم دیا تھا تو آپ نے یہ سوال نہیں کیا تھا۔ کہ خدایا انہیں وہاں کیا خرچ ملے گا۔ بلکہ آپ نے بغیر کوئی سوال کئے خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کی۔ اور کہا اگر وہ بھوک سے مرتے ہیں تو بے شک مریں۔ دھوپ میں جلتے ہیں تو بے شک جلیں۔ مَیں نے خدا تعالیٰ کا حکم پورا کرنا ہے۔ اگر پاکستانیوں کے اندر بھی یہی روح پیدا ہو جائے۔ کہ ان کے بیوی بچے مرتے ہیں تو مریں وہ وطن کی حفاظت کیلئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے۔ تو دیکھو کس طرح کامیابی ان کے قدم چومتی ہے۔

اسی طرح اگر یہ روح ہماری جماعت کے افراد میں بھی پیدا ہو جائے تو ہماری تبلیغ کتنی وسیع ہو سکتی ہے۔ اب تو ہم بعض مبلغین کے بیوی بچوں کو بھی ساتھ ہی بھیج دیتے ہیں لیکن بعض مبلغین نے جب پچھلے دنوں اپنے بیوی بچوں کو بھیجنے کے لئے کہا تو تحریک جدید نے انہیں لکھا کہ اس سے خرچ بڑھے گا۔ ہاں اگر بجٹ بڑھ جائے تو ایسا کیا جا سکتا ہے۔ مجھے اس بات کا علم ہوا تو مَیں نے کہا اس میں

دونو کا قصور ہے

تحریک جدید کا بھی قصور ہے اور مبلغین کا بھی قصور ہے۔ تحریک جدید کا یہ قصور ہے کہ اس نے غیر ابراہیم کو ابراہیم سمجھ لیا۔ اور مبلغین کا یہ قصور ہے کہ انہوں نے اپنے آپ کو ابراہیم نہ بنایا۔ اگر وہ فی الواقع ابراہیم بن جائیں تو پچاس سال تک بھی اپنے بیوی بچوں کو بلانے کا نام نہ لیں۔ اتنے عرصہ میں احمدیت دنیا پر غالب آ سکتی ہے۔ اور پھر ان کی جگہ اور مبلغ بھی بھیجے جا سکتے ہیں۔ گویا اتنے لمبے عرصہ میں تحریک جدید پر صرف چند مبلغین کے آنے جانے کا خرچ پڑے گا۔ پس یہ قصور دونوں طرف کا ہے۔ مبلغین ابراہیم نہیں ہیں اور تحریک جدید نے غیر ابراہیم کو ابراہیم سمجھ لیا ہے۔ حالانکہ جو شخص ابراہیم بنے گا۔ اسے ابراہیمی کام بھی کرنا پڑے گا۔ اسے حضرت ہاجرہؑ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی طرح اپنے بیوی بچوں کو چھوڑنا بھی پڑے گا۔ اگر وہ اپنے بیوی بچوں کو نہیں چھوڑتا تو وہ ابراہیم نہیں۔ اور اگر وہ حضرت ابراہیمؑ کی طرح انہیں خدا تعالیٰ کے لئے ذبح کرتا ہے تو پھر وہ وہیں بیٹھا رہے گا۔ اور تبلیغ کے کام کو جاری رکھے گا۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کی رحمت مرکز کے پاس روپیہ بھجوا دے گی۔ اور وہ اس کے بیوی بچوں کو اس کے پاس بھیج دیگا۔ تم دیکھ لو حضرت ہاجرہؑ اور حضرت اسماعیلؑ کو کھانا کس نے مہیا کیا تھا۔ اُنہیں کھانا خدا تعالیٰ نے ہی مہیا کیا تھا۔ ورنہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تو ان کے پاس صرف

ایک مشکیزہ پانی

اور ایک تھیلی کھجوروں کی چھوڑ آئے تھے۔ اور یہ چیزیں تو ہفتہ بھر کے لئے بھی کافی نہیں تھیں۔ اور وہ ساری عمر کے لئے دیکر گئے تھے۔ پھر خدا تعالیٰ نے ان کے کھانے کا انتظام کیا۔ وہ ایک قبیلہ کو وہاں لے آیا۔ اس نے پانی کا چشمہ دیکھا تو حضرت ہاجرہؑ سے درخواست کی کہ انہیں پانی استعمال کرنے کی اجازت دی جائے۔ اس کے بدلہ میں وہ ہر سال انہیں ٹیکس ادا کیا کریں گے۔ چنانچہ انہیں اجازت دیدی گئی۔ اور اس کے بدلہ میں وہ جو کچھ کماتے اس کا دسواں حصہ آپ کو دے جاتے۔ پس

اگر مبلغین ابراہیمؑ بننا چاہتے ہیں تو انہیں اپنے بیوی بچوں سے بھی حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل والا سلوک

کرنا چاہیئے۔ اب تو یہ حالت ہے کہ وہ کہتے تو اپنے آپکو ابراہیم ہیں لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ ہاجرہ اور اسماعیل کیلئے خرچ مقرر کیا جائے۔ حالانکہ حضرت ابراہیمؑ نے جب حضرت ہاجرہؑ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو جنگل میں چھوڑا تھا تو انہیں صرف ایک مشکیزہ پانی اور ایک تھیلی کھجوروں کی دی تھی۔ اگر تحریک جدید بھی اپنے ہر مبلغ کے بچوں کو اتنا ہی خرچ دے تو مَیں سمجھتا ہوں کہ جماعت کے لوگ تحریک جدید کے افسروں کے پاس آئیں اور انہیں کہیں کہ تم پاگل ہو گئے ہو کہ ایک تھیلی کھجوروں کی اور ایک مشکیزہ پانی کا مبلغ کے گھر بھجوا کر یہ سمجھ لیتے ہو کہ اب عمر بھر کے لئے کسی اور چیز کی ضرورت نہیں ایسی صورت میں ان کا جواب یہی ہوگا۔ کہ تم ابراہیم نہیں ہو۔ اگر تم ابراہیم بنو گے تو تمہارے بیوی بچوں کے ساتھ بھی وہی سلوک ہوگا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیوی بچوں کے ساتھ ہوا۔ یہ قدرتی بات ہے کہ جب ایک مبلغ کے بیوی بچے جُدا رہیں گے تو وہ اس طرح قربانی کرے گا کہ جماعت کی تعداد بڑھے گی۔ اور زیادہ سے زیادہ چندے آئیں گے۔ لیکن اگر وہ بیکار بیٹھا رہے گا۔ اور دس سال کے بعد یہ رپورٹ بھیجے گا کہ دو احمدی ہوئے ہیں اور ڈیڑھ روپیہ چندہ ہے۔ اور ساتھ ہی کہے کہ میرے بیوی بچوں کو بھیج دیا جائے۔ اور اس پر سینکڑوں روپیہ خرچ آئے۔ تو کام کیسے ہوگا۔ پس ہمارے مبلغوں کو اپنے اندر ابراہیمی روح پیدا کرنی چاہیئے اگر وہ یہ روح اپنے اندر پیدا کر لیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمیں اپنی

کوششوں میں کامیابی

حاصل نہ ہو۔ دیکھو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مخالف اکٹھے ہوئے اور انہوں نے فیصلہ کیا کہ یا تو وہ تبلیغ سے باز آئیں ورنہ انہیں آگ میں ڈال دیا جائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تبلیغ بند کرنے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ انہوں نے آپ کو آگ میں ڈال دیا۔ اگر آپ کہتے کہ مَیں آگ میں نہیں پڑتا تو فرشتے آسمان پر چلے جاتے۔ لیکن جب آپ نے کہا مَیں آگ میں پڑنے کے لئے تیار ہوں تو خدا تعالیٰ نے عرش سے کہا

یا نار کونی بردا

وسلاماً علیٰ ابراھیم (انبیاء ع۵)
اے آگ تو لوگوں کو تو جلاتی ہے لیکن ابراہیمؑ کے لئے تو اس خاصیت کو چھوڑ دے اور ٹھنڈی ہو جا۔ یہ عظیم الشان نشان اس لئے ظاہر ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے لئے جلنا منظور کر لیا تھا۔ اگر تم بھی اسی طرح کے مومن بن جاؤ تو خدا تعالیٰ تمہارے لئے بھی اپنے نشانات نازل کریگا۔ اور تمہیں اپنے دشمنوں پر غلبہ عطا کریگا۔ پس تم عید الاضحیہ منانے کے لئے اپنا نمونہ پیش کرو۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے ہجرت کرتا ہے یجد فی الارض مراغماً کثیرۃ وسعۃ (نساء ع۱۴) وہ دنیا میں بڑی کشائش اور ترقی کے سامان پاتا ہے۔ تم دوسرے مہاجروں سے اپنا مقابلہ کرو اور دیکھو کہ خدا تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کس قدر امتیازی سلوک کیا ہے۔ تمہارے خدا نے تمہیں ایک علیحدہ

شہر بسانے کی توفیق

دی ہے جس میں تم اطمینان سے زندگی بسر کر رہے ہو۔ اور اگر تم اپنے ایمان اور اخلاص میں بڑھو تو یہ شہر انشاء اللہ ایک دن لائلپور کی طرح ترقی کر جائے گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ مکہ میں ہر قسم رزق لائے گا۔ اور رزق لانے کے کچھ طریق ہوتے ہیں۔ اُس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ طریق اختیار کیا کہ ایک تجارتی قبیلہ وہاں آ گیا۔ وہ دوسرے ممالک میں تجارت کے لئے جاتا اور اپنے ساتھ دولت لاتا اور اس میں سے دسواں حصہ حضرت ہاجرہؑ اور اسماعیلؑ کو دیدیتا۔ اس طرح گویا انہوں نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اپنا بادشاہ بنا لیا۔ لیکن یہاں منظم حکومت موجود ہے اور وہ اس قسم کا ٹیکس خود لیتی ہے اسلئے یہاں یہ صورت نہیں ہو سکتی۔ یہاں وہ لوگوں کو توفیق عطا کرے گا کہ وہ کارخانے کھولیں

جس سے یہاں کے رہنے والوں کے لئے محنت اور مزدوری کے ذرائع نکل آئیں گے اور بعد بعد ترقی کرکے کراچی اور بیرونی ممالک سے تجارت کے وسائل پیدا ہو جائیں گے لیکن یہ سب کچھ اسی وقت ہوگا جب تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح قربانی کرنے لگ جاؤگے۔ جب تمہاری بیویاں ہاجرہؑ کی سی قربانیاں کرنے لگ جائیں گی اور تمہارے بچے حضرت اسماعیل علیہ السلام کا سا نمونہ پیش کریں گے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے یہ ذکر کیا کہ انہوں نے خواب میں دیکھا ہے کہ وہ اسے ذبح کر رہے ہیں تو حضرت اسماعیل علیہ السلام نے چیخیں نہیں ماریں بلکہ فرمایا کہ آپ

خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل

کریں، میں اس کے لئے بسر و چشم تیار ہوں۔ پھر جب آپ حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو مکہ میں چھوڑ کر گئے تو حضرت ہاجرہ نے واویلا نہیں کیا بلکہ صرف اتنا پوچھا کہ آپ ہمیں اپنی مرضی سے یہاں چھوڑ کر جا رہے ہیں یا خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کو ایسا کرنے کا حکم ملا ہے۔ اس پر آپ نے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کا حکم ملا ہے۔ حضرت ہاجرہؑ کے لئے آپ کا آسمان کی طرف اشارہ کرنا ہی کافی ہوگیا اور انہوں نے فرمایا

اِذًا لَّا یُضَیِّعُنَا

اگر یہ بات ہے تو پھر خدا تعالیٰ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ چنانچہ آپ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پاس واپس آگئیں اور اس کے بعد آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف نہیں دیکھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ جب کوئی اونچی جگہ آتی تو وہ واپس مڑ کر دیکھتے لیکن حضرت ہاجرہؑ نے لوٹ کر نہیں دیکھا۔ بلکہ وہ اپنے بچے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پاس چلی گئیں۔ اور یہ سمجھا کہ جب خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت انہیں یہاں چھوڑا گیا ہے تو اب وہ خدا تعالیٰ کی طرف ہی دیکھیں گی۔ اگر تم بھی اپنے اندر اور اپنی اولاد کے اندر یہ روح پیدا کرلو اور دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے ہی اپنی حاجات طلب کرو تو تم دیکھو گے کہ زمین اپنے خزانے اُگل کے رکھ دے گی۔ اور آسمان اپنی ساری دولتیں برسا دیگا۔ اب تو آسمان برستا ہے تو طوفان آجاتا ہے۔ لیکن جب تم خدا تعالیٰ کے ہو جاؤ گے تو وہ طوفان کی بجائے

رحمتیں برسائے گا

اب تو وہ پانی برساتا ہے تو اس سے راوی، چناب اور جہلم کی سطح بلند ہو جاتی ہے۔ پانی سیلاب کی شکل میں کناروں سے باہر نکل آتا ہے۔ اور سب کچھ اپنے ساتھ بہا لے جاتا ہے۔ لیکن جب تم خدا تعالیٰ کے بن جاؤ گے تو یہ آسمانی پانی بجائے سب کچھ بہا لے جانے کے اپنے پیچھے روئیدگی چھوڑ جائے گا۔ اور گندگی بہا لے جائے گا۔

پس تم عید مناؤ لیکن اس طرح جس طرح خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

پھر دیکھو گے کہ خدا تعالیٰ کی برکتیں کس طرح نازل ہوتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے رسول پر درود بھیجو اور بار بار وہ درود پڑھو جو نماز میں تمہیں سکھایا گیا ہے۔

میں بچہ ہی تھا۔ اب مجھے یاد نہیں رہا۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات سے پہلے کا ذکر ہے یا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے ابتدائی زمانہ کی بات ہے۔ بہرحال میں بیت الدعا میں دعا کر رہا تھا کہ مجھے رؤیا میں بتایا گیا کہ پانچ ابراہیم گزرے ہیں۔ ایک ابراہیم تو وہ تھے جن کا تورات میں ذکر آتا ہے۔ دوسرے ابراہیم محمد رسول اللہ صلعم تھے تیسرے ابراہیم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے۔ چوتھے ابراہیم حضرت خلیفہ اول رضؓ تھے۔ اور پانچویں ابراہیم تم ہو۔

اب دیکھو یہ بچپن کی بات ہے۔ جب مجھے رؤیا میں بتایا گیا کہ تم ابراہیم ہو اُس وقت کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔ کہ ہمیں قادیان چھوڑنا پڑے گا۔ لیکن ابراہیمی مشابہت کے لئے ضروری تھا کہ ہمیں بھی ہجرت کرنی پڑے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوُا۔ کہ ہمیں قادیان چھوڑنا پڑا۔ یہ ایک عجیب بات ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ابراہیم قرار دیکر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسماعیل بنا دیا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ابراہیم قرار دے کر مجھے اسماعیل بنا دیا۔ اور پھر مجھے ابراہیم قرار دیا تو اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ ربوہ بسایا اور تم اسماعیل بن گئے۔ اور تم نے اسے آباد کر لیا۔ غرض ایک کے طفیل دوسرا ابراہیم بنا۔ اور دوسرے کی وجہ سے تیسرا بنا۔ یہ تسلسل خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں ہمیشہ جاری رکھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ اللّٰہ یبدء الخلق ثم یعیدہٗ (روم ع۲) یعنی اللہ تعالیٰ پیدائش عالم کو شروع بھی کرتا ہے اور پھر اس سلسلہ کو دہراتا بھی جاتا ہے۔ اسی طرح ابراہیمی مقام بھی چکر کھاتا رہتا ہے۔ پہلا ابراہیم جاتا ہے تو ایک اور ابراہیم آجاتا ہے۔ دوسرا جاتا ہے تو تیسرا آجاتا ہے۔ اور یہ سب کچھ یُعِیْدُہٗ کے ماتحت ہوتا ہے۔

پس تم خدا تعالیٰ کے اس قانون سے فائدہ اُٹھاؤ اور دعائیں کرنے کی عادت پیدا کرو تا تمہیں بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے رؤیا کشوف ہونے لگیں۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے۔ کہ میں نے اپنے ایک خطبہ میں نوجوانوں کو دعا کی طرف توجہ دلائی تو میرے پاس درجنوں ایسے خطوط آئے۔ جن سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ انہیں رؤیا و کشوف ہونے لگ گئے ہیں۔ بلکہ بعض کو خدا تعالیٰ کی زیارت بھی ہوئی۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ انہوں نے اس کا تجربہ کیا۔ اور پھل کھایا۔ تم بھی اس کا تجربہ کرو۔ یہاں تک کہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہ ہو جسے دعاؤں اور گریہ و زاری کی وجہ سے رؤیا و کشوف نہ ہونے لگ جائیں اسی طرح تم سب کے دل مضبوط ہو جائینگے۔ اگر کوئی آفت آئے اور لوگ گھبرا جائیں تو تم انہیں کہو۔ کہ گھبراؤ مت میں نے رات کو رؤیا میں دیکھا ہے یا مجھے الہام ہوُا ہے کہ خدا تعالیٰ یہ آفت دُور کر دے گا۔ اور

ترقی کے سامان

پیدا کر دے گا۔ پھر تمہاری اولادیں رؤیا وکشوف اور الہام سے مشرف ہوں اور وہ لوگوں کو گھبراتے دیکھ کر تسلی دیں۔ پھر تمہارے پوتوں اور پڑپوتوں کو بھی الہام ہوں۔ اور یہ سلسلہ ہزاروں سال تک چلتا چلا جائے۔ مگر یہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ تم نہ صرف خود دعاؤں کی عادت ڈالو۔ بلکہ اپنی اولاد کو بھی دعاؤں کی عادت ڈالو۔ ان کے اندر خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرو۔ تم اسماعیل پیدا کرو ابراہیم خود آئینگے۔

اور یہ سلسلہ دنیا میں ہمیشہ جاری رہے گا۔ یہاں تک کہ ساری دُنیا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل پھیل جائے گی۔ دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ لو کان موسیٰ و عیسیٰ حیّین لما وسعھما الّا اتباعی۔ کہ اگر موسیٰؑ اور عیسیٰؑ بھی زندہ ہوتے، تو انہیں میری اطاعت کے بغیر کوئی چارہ نہ ہوتا۔ حالانکہ موسیٰ اور عیسیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ پس اللّٰھم صلّ علیٰ محمّدٍ وعلیٰ آلِ محمّدٍ کما صلّیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آلِ ابراھیم انّک حمید مجید کی دعا سکھا کر اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو بھی آپ کی غلامی میں دے دیا۔ اور بتا دیا کہ اگر وہ زندہ ہوتے تو آپ کی کامل اتباع کرتے۔ اور آپ کی امت بن جاتے۔ گویا بتایا کہ اب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کوئی علیحدہ امت نہیں رہی۔ بلکہ اب تیری امت بن کر ہی ان کی امت بنے گی۔ پہلے کوئی تیرا مطیع بنے گا تو پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مطیع ہوگا۔ اسی طرح یہ درود چکر کھاتا چلا جائے گا۔ اس نقطۂ نگاہ سے دیکھا جائے تو یہ

ایک معجزانہ کلام

بن جاتا ہے۔ کیونکہ اتنے چھوٹے سے فقرہ میں یہ سارا مفہوم بیان کرنا انسان کی طاقت میں نہیں تھا۔ پس یہ سلسلہ قیامت تک چلتا چلا جائے گا۔ یہاں تک کہ ساری دنیا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پھیل جائے گی۔ اور کوئی بچہ ایسا نظر نہیں آئے گا جو روحانی طور پر ابراہیم اکبر یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد نہ ہو۔ اور جب ایسا ہو جائے گا تو دنیا میں امن ہی امن قائم ہو جائے گا ✽

یوم خلافت کی تقریب پر
مختلف مقامات پر جلسے

ملتان چھاؤنی

جماعت احمدیہ ملتان چھاؤنی کا جلسہ یوم خلافت زیر صدارت جناب ملک عمر علی صاحب رئیس منعقد ہوا۔ جناب شیخ محمد خورشید صاحب جناب ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم خاکسار عبد اللطیف احمد اور صاحب صدر نے تقاریر کیں۔ جس میں خلافت کی برکات اور اہمیت پر مختلف رنگوں میں نہایت احسن طریق پر روشنی ڈالی گئی اور احباب کو نصیحت کی گئی کہ وہ خلافت احمدیہ کو قائم رکھنے اور مستحکم بنانے کے اور اس نعمت عظمیٰ کے ساتھ دلبستگی قائم رکھنے کے لئے اپنی اولادوں کو نصیحت کرتے جائیں۔ بعض دوستوں نے نظمیں پڑھیں۔ حضرت امیر المومنین اطال اللہ بقاءہ کی صحت وعافیت اور کام کرنے والی لمبی عمر کے لئے جناب ڈاکٹر عمر دین صاحب ڈپٹی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کی قیادت میں اجتماعی دعا کی گئی۔

خاکسار چوہدری عبد اللطیف سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ ملتان چھاؤنی

گجرات

جماعت احمدیہ شہر گجرات کا جلسہ یوم خلافت زیر صدارت جناب راجہ علی محمد صاحب امیر جماعت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شیخ عنایت اللہ صاحب نے کی۔ بعدہٗ نظم عزیزم کریم الدین صاحب نے نہایت خوش الحانی سے پڑھی۔ بعد ازاں آیت استخلاف سے محترم خورشید عالم صاحب نے خلافت کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ پھر خاکسار احمد حسن نے اخبار الفضل سے حضرت میاں بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا شائع شدہ مضمون پڑھ کر دوستوں کو سنایا۔ آخر پر مکرم مولوی غلام احمد صاحب فاضل مربی سلسلہ نے قرآن کریم احادیث اور رسالہ الوصیت کی روشنی میں خلافت کی اہمیت واضح فرمائی

اور دعا پر جلسہ کا اختتام ہوا جس میں نہایت کرب والحاح سے حضرت امیر المومنین کی درازیٔ عمر اور صحت والی زندگی کے لئے دعائیں کی گئیں۔

احمد حسن سیکرٹری اصلاح و ارشاد شہر گجرات

ڈگری گھمناں

۵۹/۵/۲۷ کو نماز ظہر کے وقت زیر صدارت چوہدری عبد السلام صاحب پریذیڈنٹ جلسہ یوم خلافت منایا گیا۔ تلاوت قرآن کریم صوفی علی محمد صاحب نے کی۔ نظم رشید احمد سلیم نے پڑھی۔ چوہدری عبد الغنی صاحب اور چوہدری عبد السلام صاحب نے برکات خلافت پر تقاریر کیں۔

رشید احمد سلیم معلم وقف جدید ڈگری گھمناں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

گھوڑیوالہ ضلع جھنگ

۵۹/۵/۲۷ آج مسجد میں بعد از نماز ظہر جلسہ خلافت منعقد ہوا۔ مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلا نے خلافت کے موضوع پر ایک گھنٹہ تقریر کی اس کے بعد دعا ہوئی۔ اللہ تعالےٰ حضرت امیر المومنین کو کامل صحت عطا کرے اور ہمیں ہمیشہ خلافت کی برکات سے نوازتا رہے۔

(سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گھوڑیوالہ)

بھوڑو چک ۱۸۱

آج مورخہ ۵۹/۵/۲۷ بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں ہی جلسہ کی کارروائی زیر صدارت مکرم چوہدری محمد مختار صاحب شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ عبد الرشید صاحب نے فرمائی۔ نظم عبد الحمید ولد محمد اسماعیل صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم مولوی عبید اللہ صاحب اور مکرم منشی دین محمد صاحب سیکرٹری مال ہر دو نے خلافت سے وابستگی اور اس کی برکات پر تقاریر کیں۔ بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(غلام نبی بھوڑو چک ۱۸۱ ضلع سرگودھا)

گرمولا ورکاں

مورخہ ۵۹/۵/۲۷ بوقت شام بعد نماز مغرب جلسہ یوم خلافت زیر صدارت چوہدری نور محمد سیکرٹری امور عامہ و زراعت منعقد ہوا۔ احباب کو خلافت کی اہمیت، ضرورت اور برکات سے آگاہ کیا گیا۔ ساتھ ہی جمعرات کو احباب کو روزہ رکھنے کی تحریک کی گئی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی صحت وسلامت اور درازی عمر کے لئے دعا کی گئی۔ اس کے بعد جلسہ برخاست ہوا

خواجہ عبد العزیز پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گرمولا ورکاں

گھارو ضلع ٹھٹھہ

جلسہ یوم خلافت ۲۷ مئی بعد نماز عصر زیر صدارت محمد ایوب صاحب پریذیڈنٹ منعقد ہوا۔ تلاوت جناب بشارت احمد صاحب نے کی اور نظم نصیر احمد صاحب نے پڑھی۔ نیز خلافت کی برکات اور اہمیت پر جناب بشارت احمد صاحب چوہدری عبد المجید صاحب نے مضامین پڑھے۔ جلسہ دعا پر ختم ہوا۔

خاکسار قاضی محمد اسلم سیکرٹری اصلاح و ارشاد گھارو ضلع ٹھٹھہ

کھیوہ باجوہ

جلسہ کی صدارت خاکسار نے کی۔ تلاوت قرآن کریم مستری محمد شفیع صاحب نے کی۔ نظم عبد الحق صاحب نے پڑھی۔ اس کے بعد خاکسار نے خلافت کی برکات کے متعلق مضمون پڑھ کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے ہمیشہ دعا کرنے کی تلقین کی اور بعد میں عزیزم عزیز احمد نے نظم پڑھی اور اجتماعی دعا کی گئی۔

خاکسار چوہدری بشیر احمد باجوہ امیر جماعت احمدیہ کھیوہ باجوہ براستہ کلاسوالہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

تلونڈی کھجوروالی

آج مورخہ ۵۹/۵/۲۷ کو یوم خلافت منایا گیا اس سلسلہ میں رات کو مسجد احمدیہ میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد مکرم چوہدری غلام محمود صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی اور پھر خاکسار نے خلافت کے متعلق حضور ایدہ اللہ کا مضمون پڑھ کر سنایا۔ جلسہ دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ جس میں حضور پر نور کی شفا کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا کی گئی۔

صغیر احمد پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ تلونڈی کھجوروالی ضلع گوجرانوالہ

بستی رنداں

جماعت احمدیہ بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازی خاں نے ۵۹/۵/۲۷ کو بعد نماز ظہر مسجد احمدیہ میں یوم خلافت منایا اس اجلاس کی صدارت جناب مولوی عبد القدوس خاں رند پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نے کی۔ تلاوت و نظم کے ساتھ کارروائی شروع ہوئی۔ مکرم مولوی نذیر احمد بخش خادم نے خلافت کی اہمیت پر تقریر کی انکے بعد خاکسار نے ایک گھنٹہ تقریر کی اور برکات خلافت اور اس سے وابستگی کو اور روحانی ارتقاء کے سبب کو واضح کیا اور تنظیم اور اتحاد اور اس عالم کا قیام بھی خلافت کو چاہتا ہے اور اس کے بعد مکرم جناب صدر صاحب نے قدرت ثانیہ کے متعلق وضاحت فرمائی بعد دعا اجلاس ختم ہوا۔

(کریم بخش رند معلم وقف جدید بستی رنداں)

چونڈہ

۲۷ مئی۔ بروز بدھوار مسجد احمدیہ میں نماز شام کے بعد زیر صدارت مکرم جناب ماسٹر رشید احمد صاحب تلاوت قرآن مجید سے جلسہ شروع ہوا۔ تلاوت مکرم ملک محمد شفیع صاحب نے فرمائی۔ پھر مسٹر ہدایت اللہ نے سیدہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی دعائیہ نظم پڑھی۔ بعد میں مکرم جناب ڈاکٹر قاسمی محمد بشیر صاحب نے خلافت کے موضوع پر ایک مدلل تقریر فرمائی۔ جس میں ضرورت خلافت اور خلافت کی برکات اور خلافت سے وابستگی کے ہر پہلو کو واضح طور پر بیان فرمایا۔ بعدہٗ محمود احمد صاحب طالب علم نے نظم پڑھی۔ بعد ازاں مکرم صدر صاحب نے مختصر تقریر فرمائی۔ اور دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار مرزا احمد شفیع سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ

پیرو چک

مورخہ ۵۹/۵/۲۸ بعد نماز عشاء مکرم منشی امیر محمد صاحب ریٹائرڈ کی زیر صدارت میں جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ عبد الکریم صاحب پسر ماسٹر چراغ محمد صاحب آف کھارا نے تلاوت قرآن کریم اور نظم پڑھی۔

بعد ازاں چوہدری عبد الکریم خانصاحب کا ٹھ گڑھی شاہد مربی ضلع نے "برکات خلافت اور ہمارے فرائض" کے موضوع پر تقریر کی۔

اس کے بعد خاکسار نے "الفضل" خلافت نمبر میں سے سیدنا حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا قیمتی مضمون خلافت کی برکات کے متعلق پڑھ کر سنایا۔ آخر میں منشی امیر محمد صاحب نے دعا کروائی۔

حکیم عطاء الرحمٰن معلم وقف جدید پیرو چک تحصیل ڈسکہ۔ ضلع سیالکوٹ

شادیوال

جماعت احمدیہ شادیوال گجرات نے یوم خلافت کے سلسلے میں مسجد احمدیہ شادیوال میں جلسہ کیا امیر جماعت نے صدارت کی اور چوہدری فضل احمد صاحب نے تلاوت قرآن مجید اور محمد شریف طالب علم نے نظم خوانی کی۔ چوہدری فضل احمد صاحب بی اے نے خلافت نمبر سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا مضمون سنایا اور اس کی اچھی دل نشین وضاحت کی بعد ازاں مرزا عمر دین صاحب نے سیدنا حضرت مصلح موعود کا تازہ پیغام خلافت نمبر سے پڑھا۔ اور اسکی تشریح اور وضاحت میں ایک دلنشین پیرایہ میں برکات خلافت کی وضاحت کی۔ جلسہ ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا۔ اور آخر میں صدر صاحب نے حضور کی صحت اور درازی عمر کی دعا کی۔

(علی احمد گوندل پنشنر۔ سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

یوم خلافت کی تقریب پر

مختلف مقامات پر جلسے

سیالکوٹ چھاؤنی

۲۷ مئی ۱۹۵۹ء کو بعد نماز مغرب زیر صدارت صوبیدار عزیز الدین صاحب جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم ملک محمد یوسف صاحب نے کی۔ نظم خاکسار نے پڑھی۔ اس کے بعد چوہدری نثار احمد صاحب۔ خاکسار اور صدر صاحب نے خلافت کی ضرورت اور اہمیت اور برکات کے موضوع پر تقریریں کیں اور خلافت کے دامن سے پوری طرح وابستہ رہنے پر خاص طور پر زور دیا گیا۔ اختتام جلسہ پر خاص طور پر دردِ دل سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے لئے لمبی عمر۔ اچھی صحت اور کام کرنے والی زندگی کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کی گئی۔

(سرفراز علی سیکرٹری مال سیالکوٹ چھاؤنی)

شیخوپورہ

جماعت احمدیہ شیخوپورہ نے مورخہ ۲۷/۵/۵۹ بروز بدھ بعد نماز عصر ایک جلسہ زیر صدارت مکرم جناب آغا محمد بخش صاحب ایم اے۔ بی۔ ٹی نائب امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ منعقد کیا۔ مکرم آغا صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت بیان فرماتے ہوئے جلسہ کی کارروائی کا آغاز کیا۔ تلاوت قرآن پاک مکرم حکیم مرغوب اللہ صاحب نے کی۔ اس کے بعد حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی نظم مبارک احمد صاحب قمر نے پڑھ کر سنائی

ازاں بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا مضمون مکرم حکیم مرغوب اللہ صاحب نے پڑھ کر سنایا اور اسی طرح سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا خلافت کے متعلق پیغام جماعت کے نام پڑھ کر سنایا۔

بعدازاں قریشی سعید احمد صاحب اظہر شاہد مربی سلسلہ نے خلافت کی اہمیت۔ خلافت کی برکات اور خلافت حقہ کی علامات کو وضاحت سے بیان کیا۔

اس کے بعد مکرم آغا صاحب نے اپنے پیارے آقا کی جلد از جلد صحت کاملہ کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔ اور نماز مغرب تمام احباب نے حضور کی جلد اور کامل شفایابی اور صحت و سلامتی اور کام کرنے والی لمبی زندگی کے لئے نہایت رقت اور درد و الحاح سے دعا کی۔ (سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

جماعت احمدیہ شیخوپورہ

احمد نگر

۲۷ مئی کو بعد نماز مغرب مولانا ابوالعطاء صاحب کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد صاحب صدر نے جلسہ کے اغراض و مقاصد واضح کئے

بعدہٗ مکرم قریشی محمد نذیر صاحب فاضل ملتانی نے آیت استخلاف کی روشنی میں خلافتِ حقہ کی علامات و نشان بتاتے ہوئے فرمایا کہ خلیفہ معزول نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ وہ انتخاب خاص خدائی تقدیر و تصرف کے ماتحت وجود میں آتا ہے۔

اس کے بعد مولوی بشیر احمد صاحب قمر نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ حدیث نبوی سے معلوم ہوتا ہے کہ سلسلہ خلافت ہمیشہ نبوت کے بعد قائم ہوتا ہے۔

بالآخر صاحب صدر نے الوصیت سے ایک اقتباس پڑھ کر سنانے کے بعد جماعت کو اپنے مقام کو ہمیشہ اپنے مدنظر رکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ (نامہ نگار)

سرگودھا

مورخہ ۲۷/۵/۵۹ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ بلاک نمبر ۶ میں زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ زیر صدارت مکرم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرمی محمد سعید احمد صاحب اسسٹنٹ انجینئر اور مکرم مولوی محمد یار صاحب عارف کے علاوہ مکرمی امیر صاحب نے بھی خلافت کی اہمیت اور برکات پر روشنی ڈالی۔ جلسہ کی کارروائی سے پہلے اور بعد مکرمی امیر صاحب نے حضور کی صحت یابی کے لئے اجتماعی دعا فرمائی۔ اور صدقہ کی تحریک فرمائی۔ اسی وقت دوستوں نے اپنے پیارے آقا کے لئے صدقہ کے لئے چندہ ادا کر دیا۔

(بشیر احمد کاٹھگڑھی قائد مجلس خدام الاحمدیہ سرگودھا)

سانگھڑ

زیر صدارت جناب پیر ڈاکٹر فضل الرحمن صاحب جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عبداللطیف صاحب نے کی۔ بعدہٗ محمد اسمٰعیل صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بابو محمد اسلم صاحب مبلغ نے مضمون بہار حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا مضمون اخبار الفضل سے محمد سلیم ناصر نے سنایا۔ آخر میں آیت استخلاف پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے تحریر فرمودہ اقتباس صدر صاحب نے سنائے۔ اور بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔

(چوہدری بشیر احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ سانگھڑ)

قصور

بعد نماز مغرب جلسہ خلافت منعقد ہوا تلاوت قرآن پاک قریشی نور احمد صاحب نے کی اور سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی نظم سلطان احمد صاحب نے خوش الحانی سے پڑھی۔ اور دوسری نظم میاں قیادت احمد صاحب نے جو فارسی کی . . . . و تھی پڑھ کر سنائی۔ خواجہ محمد عثمان صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا مضمون۔ اور شیخ محمد اسلم صاحب جنرل مرچنٹ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا مضمون پڑھ کر سنایا۔ اور آخر میں میاں محمد ابراہیم صاحب نے کلام محمود سے نظم پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ ایک لمبی اجتماعی دعا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے لئے رب العزت کے حضور کی اور جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔

(محمد صادق فاروقی جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ قصور)

محمود آباد

مورخہ ۲۷ مئی ۵۹ء کو بعد نماز عشاء، مسجد محمود آباد فارم میں یوم خلافت کا جلسہ منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم وائس پریذیڈنٹ جناب چوہدری علم الدین صاحب نے انجام دئیے۔ منشی نذیر احمد صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی جس کے بعد محمود آباد سکول کے طالب علم سعید احمد نے ایک نظم پڑھی اس کے بعد سید مودود احمد صاحب ابن سید داؤد مظفر شاہ صاحب طالبعلم جماعت ہفتم نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ اس کے بعد خلیل احمد ہدایت علی طالب علم ہفتم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی "الوصیت" والی پیشگوئی درباره خلافت زبانی سنائی

خاکسار نے جماعت احمدیہ میں خلافت کے بابرکت نظام کا قیام واقعات کے پس منظر میں پیش کیا۔ آخر میں صاحب صدر نے احباب کا شکریہ ادا کیا۔ اور پرسوز اجتماعی دعا کے بعد جلسہ ساڑھے دس بجے ختم ہوا۔

(نذیر احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

چٹاگانگ

۲۷ مئی کو یوم خلافت منایا گیا۔ بعد مغرب ایک اجلاس منعقد کیا گیا۔ یہ اجلاس پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چٹاگانگ جناب سید خواجہ احمد صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا۔ خاکسار کے علاوہ پانچ مقررین حضرات نے خلافت کے موضوع کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

(فاروق احمد شاہد مربی چٹاگانگ)

کنڈی

موضع کنڈی ضلع خیرپور میں مورخہ ۲۷/۵/۵۹ بروز بدھ جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت مولوی عبدالمجید صاحب نے کی اور نظم شریف احمد صاحب سیکرٹری مال نے پڑھی۔ پھر محمد یعقوب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کنڈی نے خلافت سے ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ مولوی عبدالمجید صاحب۔ اور ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب احمد اور محمد اشرف صاحب نے تقریریں کیں۔ آخر میں خاکسار نے تقریر کی۔

(شریف احمد ڈیڈھوی قائد مجلس خدام الاحمدیہ وسیکرٹری مال جماعت احمدیہ کنڈی)

نوکوٹ

جماعت احمدیہ نوکوٹ نے یوم خلافت پر احمدیہ مسجد میں بصدارت جناب ڈاکٹر محمد یونس صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نوکوٹ جلسہ منعقد کیا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد سعید احمد صاحب سیکرٹری مال نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی اس کے بعد صدر صاحب اور سعید احمد صاحب۔ چوہدری غلام رسول صاحب۔ حمید احمد صاحب نے مضامین پڑھ کر سنائے۔ اور بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

لجنہ اماء اللہ بورے والہ

۲۷ مئی بروز بدھ لجنہ اماء اللہ بورے والہ کی طرف سے جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض بیگم ڈاکٹر رفیق احمد صاحب نے ادا کئے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد نسیمہ رحمٰن نے نظم پڑھی۔ پھر امۃ القدیر بیگم صاحبہ نے اپنا مضمون پڑھا۔ اس کے بعد صدر صاحبہ نے اپنا مضمون سنایا۔ درمیان میں خاکسارہ نے نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی نظم پڑھ کر سنائی۔ بعد میں اپنا مضمون خلافت کے متعلق سنایا۔ بعد میں امۃ القدیر بیگم نے ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ خاکسارہ نے ایک پنجابی نظم پڑھی۔

(امۃ المجید بیگم سیکرٹری لجنہ بورے والہ)

اوکاڑہ

مورخہ ۲۷ مئی ۵۹ء بعد نماز عشاء

مسجد احمدیہ اوکاڑہ میں زیر صدارت چوہدری غلام قادر صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ اوکاڑہ جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید مولوی نور الدین صاحب نے فرمائی اور شیخ ارشاد احمد صاحب نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔ بعد ازاں ماسٹر حاکم علی صاحب نے تقریر فرمائی۔ چوہدری ذکاء اللہ صاحب نے الفضل سے نظم پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں ایک غیر مبائع دوست ماسٹر مولا بخش صاحب بی۔ اے نے خلافت کی اہمیت پر تقریر کی۔ بعد ازاں صاحب صدر نے جماعت کے احباب کو یہ تلقین فرمائی کہ آپ اپنی اولادوں کی اچھی تربیت کریں تاکہ یہ سلسلہ کا بوجھ اٹھانے کے قابل ہو جائیں۔ آخر میں دعا فرمائی۔ (عبد الحکیم سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ اوکاڑہ)

گوکھووال چک ۱۲۱ ج ب

جماعت احمدیہ گوکھووال چک نمبر ۱۲۱ ج ب تحصیل و ضلع لائلپور نے مورخہ ۲۷ مئی بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں یوم خلافت کا جلسہ منعقد کیا۔ جس کی صدارت چوہدری محمد یعقوب صاحب پریذیڈنٹ نے کی۔ جلسہ میں خلافت کی اہمیت و برکات پر مختلف مقررین نے تقاریر کیں۔ تلاوت چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر نے کی۔ ناصر احمد غوری۔ محمد تقی قریشی۔ و محمد رفیع قریشی نے کلام محمود و درثمین سے نظمیں خوش الحانی سے پڑھیں۔

چوہدری خلیل احمد صاحب نے خلافت کے بارے میں سورہ نور کی آیت استخلاف پڑھ کر اس کی وضاحت کی۔ چوہدری محمد اشرف صاحب نے خلافت سے جو برکات وابستہ ہیں ان کی تفصیلات بیان کیں۔ اخیر میں چوہدری فضل کریم صاحب نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی نظم پڑھ کر سنائی۔ جلسہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت اور اسلام کی ترقی و غلبہ کی دعا کرنے کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(مختار احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

باندی

باندی میں یوم خلافت کا جلسہ بعض مجبوریوں کی وجہ سے ۲۸ مئی کو ظہر کی نماز کے وقت منعقد کیا گیا جس میں نظم و تلاوت کے بعد چوہدری عبد الحمید صاحب زعیم مجلس انصار نے حضرت میاں بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ کا مضمون پڑھ کر سنایا۔ اسی طرح اقبال حیدر نے بھی الفضل سے مولوی ابو العطاء صاحب کا مضمون پڑھ کر سنایا۔ ایک تقریر امام دین صاحب تسکین نے بھی کی۔ محترم حمید اللہ صاحب نے ایک مختصر سی تقریر حضرت امیر المومنین کی ذات بابرکات

کے فیوض کے متعلق کی۔ بعد میں خاکسار نے خلافت کی اہمیت اور ضرورت پر ایک تقریر کی حضرت امیر المومنین کی صحت اور درازی عمر اور خلافت کی مضبوطی کے لئے دعا پر جلسہ ختم ہوا۔ (غلام حیدر خاں معلم وقف جدید باندی)

ایبٹ آباد

مورخہ ۳۱ مئی بروز اتوار ساڑھے چار بجے شام جماعت احمدیہ ایبٹ آباد کا جلسہ خلافت زیر صدارت مرزا منظور احمد صاحب ایم ایس سی مولوی فاضل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شروع ہوا۔ تلاوت کلام پاک مولوی عبد الحق صاحب نے کی بعد ازاں مولوی عبد الحق صاحب نے "پیشگوئی المصلح الموعود کے حقیقی مصداق" پر۔ مکرم محمد ایوب صاحب صابر کشمیری نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے کارناموں پر اور مکرم ڈاکٹر غلام اللہ صاحب نے خلافت کی اہمیت و ضرورت کے موضوع پر تقاریر کیں۔ درمیانی وقفوں میں مکرم صابر صاحب اور م منظور احمد صاحب۔ مکرم محمد افضل صاحب ہاشمی اور مکرم ماسٹر عبد الوحید خان صاحب نے نظمیں پڑھیں۔ آخری تقریر چوہدری محمد طفیل خانصاحب ممبر حرم اسلام نے کی۔ بالآخر صدارتی ریمارکس اور دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (محمد صادق راجہ بی۔ ایس۔ سی اسٹوڈنٹ)

جبڑانوالہ

یوم خلافت کی بابرکت تقریب سعید پر بعد نماز جمعہ زیر صدارت ایم برکت علی صاحب لائق لدھیانوی جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مولوی محمد حسن صاحب فاضل نے فرمائی۔ قرآن پاک کی تلاوت کے بعد عزیزم محمد اکرم نے حسن حسانت "من پرانی" والی نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں میاں عبد الرحمٰن صاحب نے حضرت میاں بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا حقیقت افروز مضمون "اسلام میں نظام خلافت" پڑھ کر سنایا۔ میاں عبد الوحید صاحب نے "حقیقت خلافت" پر حضرت امیر المومنین کا پر معارف اور علم و عرفان سے بھرپور مضمون پڑھا۔ پھر میاں عبد الرحمٰن صاحب نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی دعائیہ نظم پر سوز لہجہ میں پڑھ کر سنائی سامعین پر رقت طاری تھی۔ خانصاحب رشید احمد خاں بی اے نے حضرت اقدس کی نظم سنائی۔ اخیر میں صاحب صدر نے "برکات خلافت" کے موضوع پر تقریر فرمائی بعد ازاں حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ نیز حضرت مرزا بشیر احمد صاحب و حضرت میاں شریف احمد صاحب کے لئے خشوع و خضوع و عاجزانہ دعا پر جلسہ انجام پذیر ہوا۔ (سیکرٹری اصلاح و ارشاد جبڑانوالہ)

"اسلام کی روح کو محلات اور مساجد کی چار دیواری سے باہر نکالیں"

طلبہ کو جناب قدرت اللہ شہاب کا مشورہ

لاہور ۸ جون۔ صدر کے سیکرٹری اور ملک کے ممتاز ادیب مسٹر قدرت اللہ شہاب نے طلبہ کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اسلام کی روح کو محلات اور مساجد کی چار دیواری میں مقید نہ رہنے دیں اور اس اسلامی سپرٹ کو اپنی اصلی ہیئت میں انسانیت کے سامنے پیش کریں۔

گورنمنٹ کالج لاہور کے سالانہ کنووکیشن اور تقسیم انعامات کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر قدرت اللہ شہاب نے کہا کہ اسلام کی روح کو محلات اور مساجد کی چار دیواری سے آزاد کرا کے ہی زندگی کی تکمیل ممکن ہے اور دنیا میں کچھ سلامت روی برقرار رہ سکتی ہے۔ یہ دنیا اس وقت مسلسل ایٹمی دھماکوں کے دہانے کسمپرسی کے عالم میں دم توڑتی نظر آ رہی ہے۔

مسٹر شہاب نے کہا کہ جہاں سائنس نادر رہی۔ وہاں ایمان کی دولت ہی باقی رہ سکتی ہے۔ آپ نے کہا لادینیت کے چھوٹے پیغمبر خواہ کچھ ہی کیوں نہ کہیں یہ حقیقت ناقابل تردید ہے کہ اسلام اب بھی انتہائی جاندار اور درخشاں ضابطہ حیات ہے۔ جس پر تائید ایزدی کی مہر ثبت ہے۔ لیکن تاریخ کی یہ عجیب ستم ظریفی ہے کہ جس اسلام نے موروثی شہنشاہیت اور منظم پاپائیت کو پائے استحقار سے ٹھکرا دیا تھا۔ وہی اسلام بار ہا شہنشاہوں اور ملاؤں کا آلہ کار بنتا رہا۔ کسی نے تو اسلام کو الف لیلوی داستان بنا کر ایسے توہمات کی آڑ لی جو ترقی کی سب طاقتوں کے راستہ میں حائل تھے اور دوسرے لوگوں نے اسلام کو اقتداری سیاست کا کھلونا بنا کر رکھ دیا۔

مسٹر شہاب نے کہا کہ نئی حکومت نے مختلف شعبہ ہائے حیات میں جو اصلاحات نافذ کی ہیں وہ آئندہ نسلوں کے لئے روشن اور پر مسرت مستقبل کی ضامن ہیں۔ آپ نے کہا "نئے دور حکومت میں قومی زندگی کا ہر گوشہ مقاصد میں خلوص اور بے لوث کام کے نئے جذبہ سے سرشار ہو چکا ہے۔ سیاسی آنکھ مچولی کا خطرناک کھیل ختم ہو چکا ہے۔ ارباب اختیار کی زیر حفاظت سمگلنگ کا عفریت جہنم واصل ہو چکا ہے اور اب مملکت میں عوام کی تدریجی نمائندگی کے پروگرام پر عمل شروع ہو گیا ہے۔

کینیڈا مصنوعی سیارہ چھوڑیگا

واشنگٹن ۸ جون۔ کینیڈا کے وزیر اعظم مسٹر جان ڈیفن بیکر نے کہا ہے کہ کینیڈا ۱۹۶۱ء میں امریکہ سے ملکر ایک مصنوعی سیارہ فضا میں چھوڑے گا۔ اس کا سارا انتظام کینیڈا کی حکومت کرے گی۔ اس سیارے میں آلات بھی کینیڈا ہی کے رکھے جائیں گے۔

اسرائیل اور عرب جمہوریہ میں فضائی جنگ

قاہرہ ۸ جون۔ قاہرہ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ اسرائیل کے دو طیاروں نے کل متحدہ عرب جمہوریہ کے علاقے میں داخل ہو کر مصری طیاروں پر حملہ کیا۔ مقابلے کے دوران ایک اسرائیلی طیارے کو آگ لگ گئی۔ ریڈیو نے بتایا کہ عرب جمہوریہ کی حکومت نے اس حادثے کے خلاف اقوام متحدہ کے مخلوط صلح کمیشن سے احتجاج کیا ہے۔

دریں اثنا اسرائیلی فوج کے ایک ترجمان نے الزام لگایا ہے کہ آج صبح متحدہ عرب جمہوریہ کے چار ریم آئی جیٹ لڑاکا طیارے صحرائے نجف میں اسرائیلی علاقے میں گھس آئے لیکن دو اسرائیلی طیاروں نے پانچ منٹ کے مقابلے کے بعد انہیں بھگا دیا۔ کسی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

رائٹر کی اطلاع کے مطابق اس علاقے میں اس سال یہ اپنی نوعیت کا تیسرا حادثہ ہے

ملازم ۵۸ برس کی عمر میں ریٹائر ہونگے

کراچی ۸ جون۔ پاکستانی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن نے اپنے ملازمین کے لئے ریٹائرمنٹ کی عمر ۵۸ برس مقرر کی ہے۔ اس امر کا فیصلہ حال ہی میں کارپوریشن کے بورڈ آف ڈائرکٹرز کے ایک اجلاس میں کیا گیا قاعدہ کے مطابق اعلیٰ کالیفائڈ فنی عملہ کے سوا کوئی بھی شخص ساٹھ سال سے زیادہ عمر تک ملازم نہ رہ سکے گا۔

یاد رہے سرکاری ملازمین کے لئے ریٹائرمنٹ کی عمر پچپن برس ہے۔

عراق کے انتظامی معاملات پر غور

بغداد ۸ جون۔ عراقی وزارت داخلہ نے ملک کے چودہ صوبوں کے گورنروں اور میونسپل عہدیداروں کا اجلاس بلایا ہے تاکہ ملک کے انتظامی معاملات پر غور ہو سکے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ عراقی اخبارات کچھ عرصہ سے بعض صوبائی گورنروں پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے ان پر فسادات کی ذمہ داری عاید کرتے رہے ہیں۔

کانفرنس ۱۳ جون کو ہوگی۔

پُرامن حل تلاش نہ کیا گیا تو کشمیر کا آتش فشاں پھٹ پڑے گا

صدر مملکت جنرل محمد ایوب خاں کا انتباہ

مظفر آباد ۹ ؍جون۔ صدر مملکت جنرل محمد ایوب خان نے خبردار کیا ہے کہ تنازعہ کشمیر ایک آتش فشاں ہے۔ اور اگر اس جھگڑے کا کوئی پُر امن حل تلاش نہ کیا گیا تو یہ آتش فشاں پھٹ پڑے گا۔ صدر نے اعلان کیا کہ پاکستان کی حکومت اور عوام کشمیریوں کو اپنے مستقبل کے فیصلے کا حق دلانے کا پورا تہیہ کر چکے ہیں۔

صدر مملکت نے یہ کل آزاد کشمیر کے دارالحکومت مظفر آباد میں اخباری نمائندوں سے گفتگو کر رہے تھے۔ مزید کہا ”ہمیں توقع تھی کہ وہ ملک جن کے مفاد کا تقاضا یہ ہے کہ اس علاقے میں امن قائم رہے جرأت سے کام لے کر آگے بڑھیں گے اور تنازعہ کشمیر کے پُر امن تصفیہ کی کوشش کریں گے۔ لیکن یہ ملک نہ صرف اب تک اس سلسلہ میں اپنا اثر و رسوخ استعمال کرنے میں ناکام رہے ہیں بلکہ وہ ایک ایسا موقف اختیار کرنے پر مائل نظر آتے ہیں۔ جس سے بھارت کو اپنے غیر ذمہ دارانہ اور ہٹ دھرمی پر مبنی رویہ پر قائم رہنے میں شہ ملے گی۔

صدر ایوب نے کہا کہ ان قوموں کو جن کے مفادات اس علاقہ سے وابستہ ہیں اور جو اسے آزاد دیکھنے کے متمنی ہیں، انہیں چاہیئے کہ وہ اس افسوسناک تنازعہ کے تصفیہ میں مدد دیں اور کشمیر کے عوام کو وہ آزادی دلائیں جس کے وہ مستحق ہیں۔

بیان جاری رکھتے ہوئے صدر نے مزید کہا کہ کشمیر کے بارے میں پاکستان کا موقف وہی ہے جس کا بھارت وعدہ کر چکا ہے یعنی کشمیریوں کو اپنے مستقبل کے متعلق فیصلہ کرنے کی آزادی دی جائے گی۔ لیکن بھارت نے جتنے وعدے کئے تھے ایک ایک کر کے وہ ان سب سے منحرف ہوتا گیا۔ دوسری طرف پاکستان ہمیشہ اپنے مواعید پر قائم اور اس جھگڑے کے پُر امن تصفیہ کا خواہشمند رہا۔

صدر نے کہا کہ پاکستان کی حکومت اور عوام جموں اور کشمیر کے عوام کے مطالبہ آزادی کی ہمیشہ حمایت کرتے رہیں گے اور ان کے نصب العین کے حصول میں ہر ممکن مدد دیں گے۔ آپ نے کہا کہ ہم ان چالیس لاکھ بہادر کشمیریوں کو کیسے بھلا سکتے ہیں جو اب بھی غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں اور جن پر نوے ہزار سنگینوں کی مدد سے حکومت کی جا رہی ہے۔ پاکستان اور بھارت کے عوام نے آزادی حاصل کر لی ہے۔ لیکن کشمیری اب بھی محکوم ہیں اور ان کے مصائب کی کوئی انتہاء نظر نہیں آتی۔ یہ ایک بے حد افسوسناک صورتِ حال ہے۔

صدر نے مقبوضہ کشمیر کے مجاہدانِ آزادی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا۔ یہ حقیقت بجائے خود بڑی طمانیت بخش ہے۔ کہ زبردست تشدد اور دباؤ کے باوجود انہوں نے اپنی جدوجہد ترک نہیں کی ہے۔ بلکہ ان کے شیخ محمد عبد اللہ جیسے ہیرو نے جو شیر دلانہ جدوجہد شروع کر رکھی ہے اس کی بنا پر وہ تمام دنیا کی تعریف اور ستائش کے مستحق ہو گئے ہیں۔ شیخ عبد اللہ جیسے اور بھی ہزاروں سورما ہیں جن کے متعلق دنیا کو بہت کم معلومات حاصل ہیں۔

صدر نے کہا یہ قدرت کی ستم ظریفی ہے کہ ان لوگوں پر ریاست کے خلاف سازش کا الزام لگایا گیا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے اپنے بھائیوں کے خلاف سازش میں حصہ لینے سے انکار کر دیا ہے۔

راولپنڈی ۸ ؍جون۔ میجر جنرل شاہد حامد نے آج یہاں بری فوج کے ایڈجوٹنٹ جنرل کے عہدے کا چارج دے دیا۔ آپ چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن کے چیئرمین مقرر کئے گئے ہیں۔

غلام محمد بیراج میں مزید ساڑھے تین لاکھ ایکڑ اراضی تقسیم کی جائیگی

حیدرآباد ڈویژن میں پانچ لاکھ ایکڑ کی جاگیریں ختم ہوئی ہیں

حیدرآباد ۸ ؍جون۔ حیدرآباد ڈویژن کے کمشنر مسٹر نیاز احمد نے انکشاف کیا ہے کہ اس سال کے آخر تک غلام محمد بیراج کے علاقہ میں مزید تین لاکھ اکاون ہزار ایکڑ اراضی کاشت کے لئے تقسیم کر دی جائے گی۔ آپ نے بتایا کہ لاکھوں ایکڑ مزید افتادہ اراضی کو قابل کاشت بنایا جا رہا ہے اور اس کی اصلاح مکمل ہونے پر اسے بھی کاشتکاروں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔

کمشنر نیاز احمد نے صبح یہاں اپنی پہلی پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ غلام محمد بیراج کے علاقے میں آبادکاری کے کام کو سب سے مقدم سمجھا جا رہا ہے۔ اس علاقے میں اراضی کی کلہ بندی کا کام جون ۵۷ء میں شروع کیا گیا تھا اور ۳۰ اپریل ۵۹ء تک سولہ لاکھ دو ہزار ۵۰۵ ایکڑ اراضی کا کلہ بندی کا کام اگلے سال ستمبر تک مکمل ہو جانے کی توقع ہے

مسٹر نیاز احمد نے اپنی پریس کانفرنس میں کہا کہ زرعی اصلاحات کے تحت حیدرآباد ڈویژن کے قریباً ایک ہزار زمینداروں نے اپنی اراضی کے متعلق ڈیکلریشن داخل کئے ہیں۔ ان میں سے قریباً ڈھائی سو زمیندار زرعی اصلاحات کے تحت ملکیت زمین کی حد بندی کی زد میں آئیں گے اور ان سے جو رقبہ لے لیا جائے گا۔ وہ اندازاً دو لاکھ اٹھاسی ہزار ایکڑ ہو گا۔

موصوف نے بتایا کہ زرعی اصلاحات کے ضابطے کے تحت ۷ ؍فروری ۱۹۵۹ء سے قبل کی تمام جاگیریں از خود حکومت کی تحویل میں آ گئی ہیں۔ اور حیدرآباد ڈویژن میں پانچ لاکھ ایکڑ سے زائد زمین مشتمل ایسی جاگیریں ختم ہو گئی ہیں۔

اعلان نکاح

مورخہ ۶/ ۵۹ء کو میاں محمد رفیق صاحب ولد میاں اللہ دتہ صاحب سکنہ بدوملہی کا نکاح زینب بی بی صاحبہ بنت میاں حبیب اللہ صاحب سکنہ مالو کے بھگت ضلع سیالکوٹ کے ساتھ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر خاکسار نے پڑھا۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہر دو خاندان کے لئے زیادہ سے زیادہ خیر و برکت کا موجب بنا دے۔

خاکسار محمد یوسف سیکرٹری مال انجمن احمدیہ مالو کے بھگت ڈاکخانہ قلعہ سوبھا سنگھ براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ

ولادت

برادرم مکرم مسعود احمد صاحب عاطف ایم۔ ایس سی پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کل مورخہ ۸ ؍جون بروز پیر لڑکی تولد ہوئی ہے۔ نومولودہ حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب درد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نواسی ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو والدین اور خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے اور صحت و سلامتی کے ساتھ صالح اور لمبی زندگی عطا کرے۔

خاکسار۔ محمد شفیع اشرف ربوہ ۶/ ۵۹ء

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵